حج کے فضائل

8/24/2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّابَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضورِ اَکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲ حدیث: ۷۲۳۵)

میری زباں تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش، ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

20 بار پیدل سفرِ حج

راکِبِ دَوشِ مُصْطَفٰے (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے مُبارک کندھوں پر سُواری کرنے والے)، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء (یعنی سخیوں کے سردار) سَیِّدُنا امام حسن مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتا ہوں کہ اُس سے اس حال میں ملاقات کروں میں اس کے پاک گھر (یعنی

---

1 ...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

کعبۂ مُشرَّفہ) تک کبھی پیدل (On foot) چل کر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ 20 بار مدینۂ منوَّرہ سے مکۂ مکرمہ حج کیلئے پیدل آئے۔ (**مستطرف**، الباب الاول، الفصل الخامس فی الحج وفضلہ، ۱/۲۴)۔

امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا گیا کہ آپ نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر مقامِ ابراہیم پر حاضر ہو کر 2 رَکعت نَماز (واجبُ الطّواف) ادا کی، پھر اپنا رخسارِ مبارک مقامِ ابراہیم پر رکھ دیا اور زار و قِطار روتے ہوئے اِس طرح مُناجات (دُعا) کی: (اے میرے ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ!) تیرا حقیر بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا اِبھکاری تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، انہی الفاظ کو بار بار دُہراتے اور روتے رہے، پھر جب آپ واپس جانے لگے تو آپ کا گزر چند مسکینوں کے پاس سے ہوا جو بیٹھے (صَدَقے کی) روٹیوں کے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت پیش کی، آپ (ان کی دلجوئی کی خاطر) اُن کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا: اگر یہ ٹکڑے (Pieces) صدقے کے نہ ہوتے تو میں آپ حضرات کے ساتھ کھانے میں ضَرور شرکت کرتا، پھر فرمایا: کھڑے ہو کر میرے ساتھ میرے گھر چلیے۔ چنانچہ مساکین آپ کے ساتھ چل دیئے، آپ نے انہیں کھانا کھلایا، لباس پہنایا اور خادمین کو حکم دیا کہ انہیں دراہم بھی پیش کئے جائیں۔ (مستطرف، الباب الاول، الفصل الخامس فی الحج وفضلہ، ۱/۲۳)

حَسَنِ مُجتبیٰ سَیِّدُ الاَسْخِیا
راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۰۹)

مختصر وضاحت: تمام سخیوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی

www.dawateislami.net

ذاتِ مبارکہ پر لاکھوں سلام ہوں جنہوں نے حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک کاندھوں (کندھوں) پر سواری کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کیلئے 20 مرتبہ پیدل سفر فرمایا اور مکہ مُکرمہ میں عاجزی وانکساری کے پیکر بن کر بارگاہِ الٰہی میں زاروقطار روتے ہوئے اپنے لئے دعائیں بھی مانگیں، معلوم ہوا جب کسی کو حرمینِ طیبین کے سفر کی سعادت نصیب ہو تو مُناسِب بھی یہی ہے کہ انتہائی عاجزی وانکساری اور احترام کے ساتھ حاضری کی سعادت پائے۔ حرمینِ طیّبین کے سفر سعادت کی تمنّا ہر عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے بعض خُوش نصیبوں کی مُرادیں بر آتی ہیں اور وہ بیْتُ اللہ شریف کی زِیارت اور مَناسکِ حج کی اَدائیگی کی پُر کَیف بہاروں سے مُستَفِیض ہوتے ہیں اور بعض عاشقانِ رسول ہر وقت حرمین شریفین کی حاضری کیلئے بے چین رہتے ہیں، ان کی دِلی تمنّا ہوتی ہے کہ بس کسی طرح اس مقدّس سفر کی سعادت نصیب ہو جائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے دل میں عشقِ مُصطَفٰے کی شمع جلائے رکھیں، حج وزیارتِ مدینہ مُنورہ کے شوق (Desire) کو دل میں بسائے رکھیں اور سرکارِ مکہ مُکرمہ، سردارِ مدینہ مُنوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی نظرِ کرم کی اُمید لگائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی نہ کبھی ہم گناہگاروں پر بھی نظرِ عنایت ہوگی اور ایک دن ہم بھی جانبِ حرمین روانہ ہوں گے۔

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے
بُلاوا اب آئیگا کب یاالٰہی
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں
بنا کوئی ایسا سبب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! کعبۂ مُعَظَّمہ اور گنبدِ خضرا کی زِیارت کیلئے جانا، حج ہو یا عُمرہ، الغرض کسی بھی اچھی نِیَّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت اور بڑے نصیب کی بات ہے، یہ ایسا مبارک سفر ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، قدم قدم پر نیکیوں کی سعادت ملتی ہے، جب یہ خوش نصیب مسافر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچتا ہے تو گویا اس کے مُقدَّر کا ستارہ اپنے عُروج (بلندی) پر ہوتا ہے۔ **زَہے نصیب!** ان مبارک لمحات میں ان مقدَّس مقامات پر ہی دم نکل جائے اور وہی پر مدفن نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ایک عاشق کیلئے اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے اور اگر واپس آنا ہی پڑ جائے تو زہے نصیب! دوبارہ جانے کا تصور کرے کہ یہ بھی عاشقانِ رسول کے ذوق کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ الغرض! اس مبارک سفر (Journey) کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: یہ گھر (یعنی بیتُ اللہ) اسلام کے ستونوں میں سے ایک سُتُون ہے، تو جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، لہٰذا اگر وہ مر گیا تو اللہ تعالٰی اُسے داخلِ جنَّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا تو اَجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔ (معجم اوسط، من اسمہ مقدام، ۶/۳۵۲، حدیث: ۹۰۳۳)
2. ارشاد فرمایا: جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالٰی اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرة، ۳/۴۷۴، حدیث: ۴۱۰۰)

www.dawateislami.net

3. ارشاد فرمایا: جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ "**جنّت میں داخل ہو جا**"۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، باب المیم، ۱۱۱/۴، حدیث: ۵۳۸۸)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضرِیِ بارگہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبَد عیش گھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۲،۲۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ارکانِ اِسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ استطاعت لوگوں پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال لاکھوں مُسلمان اِس فَرِیضے کی ادائیگی کیلئے ایک جیسا لباس پہن کر سَر

زمینِ حَرَم پر اِکٹھے ہوتے ہیں، یہ لمحہ حاجیوں کیلئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں ہوتا کیونکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ ان خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا اوراِن کوحج کے بدلے ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتعلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدَّس مقامات کی زِیارت کا ذوق و شوق مزید مچلنے لگتا ہے، آیئے! حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ باری تعالیٰ کے مُتعلِّق 4فَرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400(مُسلمانوں) کی شَفَاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنزالعمال ، حرف الحاء،کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء:۵، ۳/۷، حدیث:۱۱۸۳۷)
2. ارشاد فرمایا: حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث:۴۹۹۷)

3. ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کروتو اُس سے سلَام و مُصَافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)

4. ارشاد فرمایا: جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث:۶۳۲۷)

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مُقدَّر یاوَری پر ہے

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابل مُنہ دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پرَوَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیا کیا نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

(ذوقِ نعت، ص ۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ربّ عَزَّوَجَلَّ حاجیوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں فرماتا ہے کہ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، ان کو مغفرت کا پروانہ عطا فرماتا ہے اور حاجی کی دعا کی برکت سے لوگوں کی بخشش و مغفرت کی قوی اُمید ہوتی ہے اور جو حج کے اِرادے سے نکلا اور راستے میں مر جائے تو اس کیلئے قیامت تک حج کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مَکّۂ مُکَرَّمہ ومدینۂ مُنوَّرہ کی حاضری ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، کتنے ہی مالدار لوگ دن رات لندن و پیرس کے سُہانے سپنے دیکھتے ہیں اور بعض تو ان ممالک کی سیر و سیاحت سے لُطف اندوز بھی ہو جاتے ہیں مگر استطاعت (Ability) کے باوجود حج جیسے اَہم فریضے اور روضَۂ رسول کی حاضری کی سعادت سے محروم رہتے ہیں مگر کئی عاشقانِ مکہ و مدینہ انتہائی غریب ہونے کے باوجود سچی تڑپ اور اخلاص و استقامت کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعائیں قبول فرما کر انہیں حج وزیارتِ مدینہ کی حاضری کا شرف عطا فرماتا ہے۔

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

جس خوش نصیب کو یہ سعادت نصیب ہو وہ اپنی خُوش بَخْتی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور اس سفر کے دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اپنے گُناہوں کو یاد کرے اور اس مُبارک سفر کو دُنیا کے دیگر سفروں کی طرح محض سیر و تفریح(Entertainment) سمجھ کر اس کے مُبارک لمحات کو فُضولیات میں برباد نہ کرے اور حُدودِ حرم میں پہنچ کر ہر وقت عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں اپنا وقت بسر کرے کیونکہ مکہ مُکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب **ایک لاکھ نیکیوں** کے برابر ملتا ہے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے کہ ''مکہ مُکرمہ میں ایک دن کا روزہ **ایک لاکھ روزوں** کے برابر ہے۔ ایک درہم صدقہ کرنا **ایک لاکھ درہم** کے برابر ہے۔ اسی طرح ہر نیکی **ایک لاکھ نیکیوں** کے برابر ہے۔'' (احیاء العلوم، ۱/ ۳۴۷ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مکہ مُکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے یقیناً یہ بات قابلِ مسرت ہے مگر یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ وہاں کا ایک گناہ بھی **ایک لاکھ گناہوں** کے برابر ہے، لہٰذا جس خوش نصیب کو مقاماتِ مقدسہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہو تو اسے احتیاط، احتیاط اور سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ جانے انجانے میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے۔ افسوس صد افسوس! بعض نادان ان مُقدس مقامات(Places) کے آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بِلا تکلُّف گناہوں کا اِرتِکاب کرتے نظر آتے ہیں اور بد نِگاہی، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خِلافی، بِلا وجہِ شَرعی مسلمان کی دِل آزاری وغیرہ گناہوں سے باز نہیں آتے، آہ! حَرَمِ پاک میں اگر صِرف ایک بار جھوٹ بولا، بِلا اجازتِ شَرعی کسی ایک فرد کی دِل آزاری کر ڈالی، ایک مرتبہ غیبت یا چُغلی کا اِرتِکاب کیا تو کسی اور مقام پر گویا ایک ایک لاکھ بار یہ گناہ صادِر ہوئے اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ خدارا! ہوش میں آیئے اور

دورانِ حج خوب نیکیاں کرکے اپنے حج کی قبولیت کیلئے دعائیں کیجئے اور فضول کاموں سے بچنے کی بھرپور مَشق اور کوشش کیجئے۔ بعض افراد جنہیں ہر وقت موبائل فون استعمال(Use) کرنے کا مرض لاحق ہوتا ہے، وہ وہاں بھی اس کے استعمال سے اجتناب نہیں کرتے اور سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے اپنے چاہنے والوں کو پل پل کے حالات سے باخبر رکھتے ہیں ۔

حج وعمرہ اور سیلفی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات" صفحہ 17 پر فرماتے ہیں:** سفرحج وعمرہ کے دوران بھی سیلفی(Selfie) کے شائقین اپنا شوق پورا کرتے پائے جاتے ہیں، انہیں جہاں کوئی منظر اچّھا لگتا ہے جھٹ سیلفی بناتے اور سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے اس کی تشہیر کردیتے ہیں۔ حجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیتے وقت، سَعی اور طواف کے دوران بھی سیلفیز بنائی جاتی ہیں، جس سے طواف وسعی کرنے والوں کی رَوانی میں فرق آتا ہے، لوگ ایک دوسرے پر گِر پڑتے ہیں یا پھر ٹکرا جاتے ہیں جس سے انہیں پریشانی ہوتی ہے، خود سیلفی بنانے والوں کا ذوقِ عبادت متأثّر ہوتا ہے، سنہری جالیوں کے پاس مُواجَہہ شریف کے سامنے حاضری کے وقت بھی سیلفی بنانے والے پائے جاتے ہیں، اس مقصد کے لئے بعض بے باک اپنی پیٹھ مُواجَہہ شریف کی طرف کرلیتے ہیں۔ **اے کاش!** ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ سفر حَرَمَینِ طَیِّبَین سیلفی بنانے کے لئے نہیں ثواب کمانے کے لئے ہوتا ہے۔

حرم کی زَمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

(حدائق بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خُوش نصیبوں کو حج وعمرہ کی سعادت حاصل ہو، اُنہیں چاہئے کہ مقدس مقامات پر حاضری کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھیں، فضول گفتگو اور موبائل فون کے بے جا استعمال سے بچتے ہوئے ہر وقت ذِکرُاللہ، تلاوتِ قرآنِ کریم، درود و سلام، تسبیح و تہلیل کا وِرد جاری رکھیں، اس کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دِین کے حج پر جانے کے واقعات، دورانِ سفر اور مُقدَّس مقامات پر حاضری کے وقت ان کے معمولات کو پیشِ نظر رکھیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے حج کا ذوق و شوق دوبالا ہو جاگا، آیئے! سفرِ حج سے متعلق بُزرگانِ دین کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بہترین ہم سفر

ایک شخص نے حضرت سیدنا حاتمِ اصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صحبت کی برکتیں لُوٹتے ہوئے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو سکوں کیونکہ میں نے سفرِ حج کا ارادہ کر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: اے بھائی! اگر تم ہم نشین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآن کو اپنا ہم نشین بنالو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو ملائکہ (یعنی فرشتوں) کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے دلوں کا مالک ہے اور اگر سفر کے لئے توشہ چاہتے ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر یقین سب سے بہترین توشہ ہے اور کعبۃ اللہ کو اپنے سامنے تصور کرتے ہوئے خوشی سے اس کا طواف کرو۔ (آنسوؤں کا دریا، ص۱۷۰)

شیخ شبلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا حج

حضرت سیِّدنا شیخ شبلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے جب وقوفِ عرفات کی سعادت حاصل کی تو بالکل خاموش ہو گئے حتّٰی کہ سُورج غُروب ہو گیا، (دَورانِ سعی) جب مِیلَینِ اَخضَرَین سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ نے یہ اَشعار پڑھے: میں چل رہا ہوں اِس حال میں کہ میں نے اپنے دِل پر تیری محبّت کی مُہر لگا رکھی ہے تاکہ اِس دِل پر تیرے سِوا کسی کا گزر نہ ہو، اے کاش کہ میں اپنی آنکھوں کو بند کرنے کی قدرت پاتا تو اُس وَقت تک کسی کو نہ دیکھتا کہ جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا، جب آنسو رُخساروں پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہِر ہو جاتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے اور کس کا رونا بناوَٹی ہے ۔

(رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ التاسعۃ والخمسون، ص ۱۰۰ ملتقطاً)

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیِّدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علی بن ابی طالب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجِد الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہو گئی، آپ سے عَرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔ (رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص ۱۱۳)

اعلیٰ حضرت کا سفرِ حج:

اعلیٰ حضرت کو **بَیْتُ اللّٰہ شریف** اور **حَرَمَینِ شَرِیْفَین** سے عِشق تھا، اس کا تذکرہ سوز و گداز سے پُر ہے، دُوسرے حج کے موقع پر جبکہ آپ **مَکَّۂ مُعَظَّمَہ** میں تھے، شدید بُخار میں مبتلا ہوئے، ایک تُرکی ڈاکٹر رمضان آفندی نے بہت قلیل مِقدار میں نمک دِیا اور کہا کہ آبِ زمزم میں مِلا کر پی لو، اعلیٰ حضرت یہ سُن کر خوش ہوئے، فرماتے ہیں: ڈاکٹر صاحب نے دوا وہ بتائی جو مجھے بالطبع محبوب اور مرغوب (طبیعت کے لحاظ سے پیاری اور پسند) تھی، یعنی **زمزم شریف**۔ میری عادت ہے کہ باسی پانی نہیں پیتا اور اگر پیوں تو فوراً زُکام ہو جاتا ہے، مگر زمزم کی برکت دیکھئے کہ صحت میں، مرض میں، دن میں، رات میں، تازہ، باسی کثرت سے پانی پیا، بخار کی شدّت میں رات کو جب آنکھ کھلتی، کُلّی کرتا اور زمزم پیتا، وضو سے پہلے پیتا، وضو کے بعد پیتا، پونے تین مہینے **مَکَّۂ مُعَظَّمَہ** کے قِیام میں میں نے حساب کیا تو تقریباً **4 من آبِ زمزم** میرے پینے میں آیا ہو گا۔ (انوارِ رضا، ص382)

یہ زمزم اِس لیے ہے جس لیے اس کو پیے کوئی
اِسی زمزم میں جنّت ہے اِسی زمزم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص177)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین جب سَفرِ حج پر روانہ ہوتے تھے تو ہر وَقت ذِکْرُ اللّٰہ اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے اور خوفِ خُدا کے سبب آنسو بہایا کرتے اور وہاں آبِ زم زم کی برکتوں سے خوب محظوظ (لطف اندوز) ہوتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی

چاہیے کہ جب بھی حج کی سعادت نصیب ہو تو ایسی حرکتوں سے پرہیز (Avoid) کریں کہ جس سے خود اپنے حج کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ذَوق و شَوق میں خلل پیدا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی نے جہاں تحریری کام کے ذریعے مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور انہیں نیکی کے کاموں میں لگانے کا بیڑا اُٹھایا ہے، وہیں 12 مدنی کاموں کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش جاری ہے۔12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔اِس مدنی کام کے ذریعے **شہر کے وہ علاقے یا اطراف** (گاؤں، دیہات، گوٹھ وغیرہ) جہاں ابھی **مدنی کام شروع کرنا** ہے یا مدنی کام کو **مزید مضبوط** کرنا ہے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے والے **مبلغین** تیار کرنے ہیں، **وِیران مساجد کو آباد** کرنا ہے، اس مدنی کام کے ذریعے ان مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کے **جدول میں**، ہفتے میں چھٹی کے دن، جمعہ تا عصر یا عصر تا مغرب مقامی لوگوں کو سُنّتیں و آداب سکھانا، روزمرّہ کی دُعائیں یاد کروانا، نماز کے بُنیادی مسائل سے آگاہی وغیرہ شامل ہے۔ مقامی ذمہ داران کے ساتھ **جامعۃ المدینہ** کے طلبۂ کرام بھی **"یومِ تعطیل اعتکاف"** والا مدنی کام کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یومِ تعطیل اِعْتِکاف کا سارا جدول مسجد میں ہی ہوتا ہے، جس کی برکت سے مساجد بھی آباد رہتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد

میں کثرت سے آمدورَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ (پارہ 10 سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں) اللہُ خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔[1] (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مسجد بھرو تحریک میں شامل ہو جائیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ یہ مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے، لوگوں کو نمازی بنانے، گناہوں سے بچانے اور انہیں صلوٰۃ وسُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوئی اور ان کی زندگیوں میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب، فلموں، ڈراموں سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی زندگی میں برپا ہونے والے **مدنی اِنقلاب** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

فلموں کے شیدائی کی توبہ

1…ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم: ۲۶۲۶، ۴/۲۸۰

2…مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۲/۱۳۵

قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد اخلاقی برائیوں میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وقت برباد کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک تشریف لایا تو مجھ گناہ گار کو بھی نمازوں کے لئے مسجد میں حاضری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی فیضانِ سنت سے درس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ بڑی مِلنساری سے ملاقات کیا کرتے، ان کا حُسنِ اخلاق دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔ بالخصوص اُن کا **"میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو"** کہنا کافی دیر تک میرے کانوں میں رس گھولتا رہتا۔ ایک دن میری اُن سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے پُرتپاک انداز میں ملے اور جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے شرکت کی نیت کرلی۔ جمعرات آنے سے پہلے ہی مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کا کیسٹ بنام **"پُل صراط کی دہشت"** کہیں سے میسّر آگیا۔ میں نے نہایت توجہ سے بیان سننا شروع کیا۔ **"پُل صراط"** کا نام تو میں نے پہلے بھی سُن رکھا تھا مگر پُل صراط عُبُور کرنے کا مرحلہ اتنا دہشت ناک ہے، اس کا پتا مجھے یہ بیان سُن کر چلا۔ جب میں نے اپنے گناہوں، پھر کمزور بدن کی طرف نظر کی تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میں پُل صراط کیونکر پار کرسکوں گا چنانچہ میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں سے توبہ کرکے سُدھرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی برکت سے سنت کے مطابق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس میرے بدن کا حصہ بن چکے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج وعمرہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے کم وبیش 104 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے،اِنہی شُعْبَہ جات میں سے ایک شُعْبَہ **"مجلسِ حج وعُمرہ"** بھی ہے جو حج وعُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ مدنی تَربِیت کرنے،اُنہیں بارگاہِ خُداوندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کیلئے قائم گئی ہے۔اِس مجلس میں شامل تَربِیت یافتہ مُبلّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیت کرتے ہیں جبکہ مُبلّغات اِسلامی بہنیں حَجّنوں کی تَربِیت کرتی ہیں۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تَحت حج وزیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

شیخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے خود بھی حریص ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو بھی نیکیوں کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں،آپ نے **"برائے حج وسفرِ مدینہ" 19 مدنی انعامات** بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ان مدنی انعامات کو اپنانے والوں کو جو آپ نے دُعا دی ہے وہ سُن لیجئے:"یاربَّ المصطفیٰ!جو کوئی عمرہ شریف کے سفر میں ان مدنی انعامات کے مطابق اپنے اوقات گزارے،اُسے **مرتے وقت جلوۂ محبوب دِکھا**"۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذَوق وشوق بر قرار رکھنے کیلئے حاجی ہو یا غیر حاجی سب کیلئے چند مفید مدنی پُھول ہیں۔ آیئے! توجہ سے سن کر انہیں اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

پہلا طریقہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کو ذوق وشوق سے ادا کرنے، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرنے، نمازاور دیگر عبادات کی فی الفور ادائیگی کرنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کا ذہن بنایئے کہ جب یہ ذہن (Mind) بن جائے گا کہ ہمیں ہر ہر معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس پیارے رسول کی فرمانبر داری کرنی ہے تو حج ہو یا نماز، روزہ ہو یا زکوٰۃ کسی بھی معاملے میں شرعی احکامات کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

دُوسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا شوق بر قرار رکھنے کیلئے اطاعتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر بھی پختہ یقین رکھئے، بالخصوص ان دو فرامینِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمیشہ ذہن نشین کر لیجئے۔ (1) حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے

پیدا ہوا۔(کنزالعمال،کتاب الحج والعمرۃ،الفصل الاول فی فضائل الحج،الجزء:۳،۵/۷،حدیث:۱۱۸۳۷)

(2) حج کیا کرو کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط،من اسمہ القاسم،۴۱۶/۳،حدیث:۴۹۹۷)

توجب حاجی کو اس بات کا یقین ہو گا کہ حج کی برکت سے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اور میرے نامۂ اعمال سے گناہوں کی سیاہی دُھل چکی ہے تو اب عبادت کی طرف اُس کا شوق اور میلان پیدا ہو گا اور اس کا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگے گا اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جائے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذوق و شوق باقی رکھنے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا بھی بے حد مُفید ہے۔اگر ہم ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں رہیں گے جو ہر وقت عبادت و تلاوت، ذکر و درود کی کثرت، نیک اجتماعات میں شرکت اور دیگر نیک کاموں میں رغبت رکھتے ہوں تو انہیں دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا شوق اور ان اُمور کو بجالانے کا ذوق بیدار ہو گا اور ہم بھی نیکیاں بجالانے میں کامیاب ہوں گے۔مگر سوال یہ ہے کہ اچھے ماحول کی پہچان کیسے ہو؟

یاد رکھئے کہ بہترین مُعاشَرے اور ایک اچھے ماحول کی پہچان یہ ہے کہ جس کی بُنیاد خوفِ خُدا، تقویٰ اور نیکی و پرہیز گاری پر قائم ہو، جس میں لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دوسرے

www.dawateislami.net

سے محبّت کرتے اور ایک دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھتے ہوں۔ اس ماحول سے تعلُّق رکھنے والے افراد اعلیٰ سیرت وکِردار کے مالک ہوں کہ اگر کوئی ان کی صُحبت اختیار کرے تو وہ بھی اُنہی کے رنگ میں رنگ جائے۔ حدیث شریف میں ہمیں اچھے دوست کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے، اس کی گفتگو(Conversation) سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(جامع صغیر، حرف الخاء، ص۲۴۷، حدیث:۴۰۶۳)

لہٰذا بالخصوص حاجیوں اور بالعموم ہم سبھی کو چاہئے کہ ہم اپنی دُنیا وآخرت بہتر بنانے کیلئے دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کریں یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت میں بیٹھیں کہ جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے میں اضافے کا باعِث بنیں، جو وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی اوران کا علاج تجویز فرماتے رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسااوقات باعِثِ مغفِرت ہو جاتی ہے، چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید واسِطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پُوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے کہا: کس سبب سے؟ فرمایا: ایک مرتبہ جُمُعہ کے دن بعد نمازِ عصر حضرت سیِّدُنا ابُو عَمرو بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے، انہوں نے دُعا کی تو ہم نے اٰمین کہی، پس جب ہم تم سے جدا ہوئے تو ہماری مغفرت کر دی گئی۔(شَرْحُ الصُّدُور ص۲۸۲)

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ
تجھے واسِطہ نیک بندوں کا یا ربّ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دَور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چُھپی نہیں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفٰے کے پیکر بن گئے۔ دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح، نوجوانوں کی علمی، عَمَلی اور اَخلاقی تَربِیَت (Tranning) کیلئے جو اِقدامات کئے ہیں وہ روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتیں حاصل کیجئے اور عمل کا جذبہ بڑھائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے روزانہ اپنا ایک ہدف بنالیجئے کہ میں دن بھر میں پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اتنی تعداد میں نفل عبادات کی بھی پوری کوشش کروں گا کہ اس طرح کرنے سے نیک اعمال کی طرف رغبت باقی رہے گی۔ ہمارے بُزرگانِ دِین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنالیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے جبکہ ہدف (Target) مکمل کرلینے کے بعد بھی یہ حضرات اپنے آپ کو عبادت ورِیاضت میں ہی مشغول رکھتے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اپنے زمانے کے) سب سے افضل عبادت گزاروں میں سے تھے۔ آپ نے روزانہ ایک ہزار (1000) رکعت نوافل کی ادائیگی کو اپنے اُوپر لازم

کرلیا تھا۔ لہٰذا آپ اِشراق کے وقت سے لے کر عصر کے وقت تک **مسلسل نماز میں مشغول رہتے**، پھر آپ نماز سے فراغت پاکر اس حال میں گھر تشریف لے جاتے کہ آپ کی پنڈلیاں اور قدم سُوج ہوئے ہوتے، (اس قدر عبادت کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ) اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: اے نفس! تُو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یا بُرائی کا حکم دینے کے لئے؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تجھے (نیک) اعمال میں اس قدر مصروف رکھوں گا کہ بستر بھی تجھے نصیب نہ ہوگا۔

(عیون الحکایات، الحکایة السادسة والسبعون، ص۹۷)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زندگی کا بھروسا نہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کہ سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب ٹُوٹ کر بکھر جائے، خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہوجائے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں **بُری موت** سے بچائے، **خاتمہ بالخیر ایمان** پر عافیت کے ساتھ نصیب ہو، ہمیں اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال پر استقامت حاصل ہوسکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبح

www.dawateislami.net

سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں مثلاً صدائے مدینہ لگانا یعنی صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا، بعدِ فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا، اشراق وچاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد اور سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سورۂ اِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھنا، رات میں سورۂ مُلک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، عشاء کی نماز کے بعد یا کسی بھی مناسب وقت مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت اور مدنی دورہ کے علاوہ دیگر کئی مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص واستقامت کے ساتھ عبادت و تلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر عاشقِ صادِق کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ کاش اس کا ٹھکانا ہی مدینۂ طیبہ بن جائے، وہیں زندگی کے باقی ایّام گزریں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ہی جینا اور مرنا نصیب ہو جائے، اِنہی خوش نصیبوں میں ایک **سیدی قُطبِ مدینہ "ضیاءُ الدّین احمد مدنی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آیئے! آپ کی سیرتِ مبارکہ کی مختصراً چند جھلکیاں سنتے ہیں چنانچہ

سیدی قطبِ مدینہ کا مختصر تعارف

حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام **ضِیاءُالدین احمد** ہے، آپ فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "**احمد مختار**" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں

www.dawateislami.net

میرا نام ''ضِیاءُ الدِّین'' رکھ دیا تھا، آپ بروزِ پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ میں بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سیالکوٹ کو ضیاء الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نسبت سے "ضیاء کوٹ" کہتے ہیں) میں پیدا ہوئے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۴ ملخصاً بتقدم و تاخر)

ابتدائی تعلیم!

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم وعارِف حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مرکزُ الاَولیاء (لاہور) گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علمائے کرام سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مشہور مُحدّث اورعالِمِ دین حضرت علامہ وصی احمد محدث سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ پُر ملال اور تدفین:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 1327ھ کو بغدادِ معلّٰی سے مدینۂ منورہ حاضر ہوئے اور تقریباً 75 سال آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہاں قیام کا شرف ملا اور 60 مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ (سیدی قطب مدینہ ص۸، انوار قطب مدینہ، ص307) یہاں تک کہ 4 ذُوالْحِجَّۃِالْحَرام 1401ھ بمطابق 81-10-2 بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہا اور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی، بعدِ غُسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرۂ مقصورہ شریف کی خاک مُبارک رکھی گئی، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسالہ شریف اور مُختلِف تبرکات ڈالے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعدِ نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارکہ اُٹھایا گیا۔ سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جنّت البقیع میں سَیِّدَۃُ النِّسا فَاطِمَۃُ الزَّہْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مزارِ پر انوار سے صرف دو(2) گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیدی قطبِ مدینہ ص۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرہ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکیاں کمانے کا ایک بہترین موقع آگیا ہے، جی ہاں! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کا بابرکت مہینا شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینے کی برکتوں کے کیا کہنے کہ احادیثِ مُبارکہ کے مطابِق ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کا پہلا عَشرہ رَمضانُ الْمُبارک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔ آیئے! نیکیوں کی حرص پیدا کرنے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنے کیلئے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دن کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور جھومئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حج کے ان 10 دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہٰذا ان دنوں میں تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ) اور تکبیر (اَللہُ اَکْبَرُ) کی کثرت کیا کرو۔ "کیونکہ یہ تہلیل، تکبیر اور ذِکْرُ اللہ کے دن ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر۔۔۔الخ، ج۳، ص ۳۵۶، حدیث: ۳۷۵۸)

www.dawateislami.net

2. ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرۂ ذُوالحجّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں، اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدر کے برابر ہے۔(ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجّۃِ الحرام) کا روزہ ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔(مُسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۹۶)

4. ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجّۃِ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجّۃِ الحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی ہیں کہ حُضُورِ پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے عَرَفہ کے دِن (یعنی 9 ذوالحجّۃِ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔(ابن خُزیمہ، ۲۹۲/۳، حدیث: ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے "حج کے فضائل" سنے۔ مثلاً ♣ حج کرنے والا اپنے گھر والوں میں سے 400 کی شفاعت کرے گا۔ ♣ حج کرنے والوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ♣ حج کرنے والے کو رب عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا نصیب ہوتی ہے۔ ♣ حج کرنے والا اگر راستے میں مر جائے، اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ♣ حاجی کے لیے کتنی عظیم خوشخبری ہے کہ جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، لہٰذا اگر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی

طرف لوٹ آیا تو اجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔♣ جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔♣ جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ "**جنّت میں داخل ہو جا**"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بار بار **حجِ بیت اللہ** کی سعادت نصیب فرمائے، حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی باادب حاضری نصیب ہو، جو خوش نصیب اس سال حج کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کا **خرچ کرنا، ان کا سفر کرنا اور ان کا حج** اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[(1)]

کاش! نیکی کی دعوت میں دوں جا بجا سنتیں عام کرتا رہوں جا بجا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۰۲)

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتوں پر پابندی سے عمل کرنے سے ہم اپنی زندگی کے اخلاقی، روحانی اور معاشی بلکہ ہر معاملے میں بلند و بالا

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

مقام حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ زندگی تمام مسلمانوں کے لئے نجات و بخشش کا سبب ہے۔ انہی پیاری سُنّتوں میں سے ایک سنت عمامہ شریف باندھنا بھی ہے، جی ہاں! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سنّت ہے۔ آیئے عمامے شریف کی چند سنّتیں وآداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ ❀ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہاری بُردباری (قوتِ برداشت) میں اضافہ ہوگا اور جو عمامہ باندھے اسے ہر پیچ کے بدلے ایک نیکی عطا ہوگی اور جب (دوبارہ پہننے کے ارادے سے) اتارے تو ہر پیچ کھولنے پر ایک گناہ مٹادیا جائے۔[1]
❀ عمامہ شریف باندھنا سنن زوائد (یعنی سنّتِ غیر مؤکدہ) میں سے ہے اور سننِ زوائد کا حکم مستحب والا ہوتا ہے۔ لہٰذا عمامہ باندھنے والا ثواب کا حقدار ہے اور نہ باندھے تو گناہگار نہیں۔ البتہ عُشّاق کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ مبارک ہے۔[2] ❀ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو۔[3] عمامے کی چوڑائی نصف ہاتھ تک ہونی چاہئے یا اس سے کچھ کم یا زیادہ، اس کی بیشی میں کوئی حرج نہیں۔[4]
❀ عمامہ باندھنے میں دیگر سنّتوں کا بھی اِلتزام کیا جائے جیسے سیدھی جانب سے شروع کرنا، بسم اللہ پڑھنا، لباس کی دعا پڑھنا نیز عمامہ کی متعلقہ سنّتوں مثلاً شملہ چھوڑنا اور سات ہاتھ یا اس کے برابر

1... کنز العمال، کتاب المعیشة... الخ، فرع فی العمائم، الجز:۱۵، ۱۳۳/۸، حدیث:۴۱۱۳۸

2... عمامہ کے فضائل، ص۴۹

3... فتاویٰ رضویہ، ۱۸۶/۲۲

4... کشف الالتباس... الخ، ذکر عمامہ، ص۳۸

www.dawateislami.net

ہونا۔ ❀ مسجد میں ہوں یا گھر میں ہر جگہ عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھنا چاہئے، بلا عذرِ شرعی بیٹھ کر عمامہ نہیں باندھنا چاہئے کیونکہ عمامہ بیٹھ کر باندھنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر شلوار پہنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی مصیبت میں مبتلا فرما دے گا جس کی کوئی دوا نہیں۔[1] ❀ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں میری اُمت ہمیشہ فِطرت پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں گے۔[2]

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دے گا سِکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ

1...كشف الالتباس...الخ، ذكر شمله، ص ۳۹

2...كنز العمال، كتاب المعيشة...الخ، فرع في العمائم، الجز: ۱۵، ۸/ ۱۳۳، حديث: ۴۱۱۴۰

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

(۔۔۔ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات۔۔۔) 2 ذوالحجۃ الحرام 1438ھ 24 اگست 2017

1۔۔۔القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2۔۔۔الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/ ۳۲۹، حدیث: ۳۰

3۔۔۔مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ۔۔۔الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4۔۔۔تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **26 اگست** بعد نمازِ عشاء تقریباً تقریباً **09:30pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"ابلق گھوڑے سوار"** مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (□) کیا قرض لے کر بھی قربانی کرنی ہوگی؟ (□) قربانی کا طریقہ مع قربانی کی دعا (□) اجتماعی قربانی کا گوشت تقسیم کرنے کا طریقہ (□) قربانی کرنے والے کیلئے ناخن اور بال نہ کاٹنے کی فضیلت مع غریبوں کی قربانی (□) گوشت کے وہ **22 اجزاء** کون سے ہیں جو نہیں کھائے جاتے، (□) قُربانی کے 12 مدنی پھول (□) کیا بکری جنّتی جانور ہے؟ (□) قُربانی کے وقت **تماشا دیکھنا کیسا؟** (□) قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی نیّتیں اور اس کے علاوہ قربانی سے متعلق مزید دِلچسپ معلومات حاصل کرنے کیلئے **"امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ **"ابلق گھوڑے سُوار "** کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور بالخصوص قُربانی کرنے والے عاشقانِ رسول تک **یہ رسالہ** ضرور پہنچایئے۔ جیبی سائز (16) بڑا سائز (30) روپے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے کا 8 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے" جن میں انگلش، اٹالین، رومن اُردو اور بنگالی، وغیرہ شامل ہیں۔ نیز یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آوٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

رسالہ **"بیٹا ہو تو ایسا"** اس رِسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: (□) حضرتِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ

اوالسّلام نے قربانی سے متعلق کتنے خواب دیکھے؟(□) آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے شیطان مردود کی کوششوں کو کیسے ناکام کیا؟ (□) حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے **10 مخصوص فضائل**(□)کعبہ شریف میں آگ کب اور کس طرح لگی؟ (□)17 بیماریوں کی نشاندہی اوران کا علاج (30) روپے

کتاب "**نیکیاں چھپاؤ**" اس کتاب میں آپ پڑھ سکیں گے: (□) نیکیاں چھپانے کے بارے میں آیاتِ کریمہ و احادیثِ مبارکہ (□) نیکیاں چھپانے کا مقصد کیا ہے؟(□) نمازی اور حاجی نیکیاں کیسے چھپائیں؟(□) اپنی تعریف سن کر کیا کرنا چاہیئے؟(□) اِصلاح کرنے کا بہترین طریقہ (□) مخلص ہونے کی علامت۔۔۔۔(60) روپے

کتاب "(**عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں**) " اس کتاب کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: (□) مشہور عاشقِ رسول اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی 12 حکایات (□)۔ گمشدہ بیٹا کیسے ملا؟ حاجیوں کی 42 حکایات (□)۔ علمائے اہلسنت کی 17 حکایات (□)۔ جنّات کی 7 حکایات (□) شیر نے کیسے راستہ بتایا؟ **170 روپے**

کارڈ "(**قربانی کا جانور خریدنے کی 8 نیّتیں**)" 8 روپے

نوٹ: پاکستان میں مکتبۃ المدینہ سے ان کتب ورسائل کو **50 فیصد ڈسکاؤنٹ** (رعایت) پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

تاریخ	سُنّتیں، آداب اور فضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ	اختتام پر
24 اگست 2017ء	عشرۂ ذوالحجۃ الحرام سے متعلق 4 رِوایات (مدنی پنج سورہ، ص350)	قبر میں اُتارتے وقت کی دُعا (نماز کے احکام، ص468)	مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔
31 اگست 2017ء	قربانی کے 12 مدنی پھول (ابلق گھوڑے سوار، ص8)	تکبیرِ تشریق (نمازِ عید کا طریقہ ص8)	

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔